6295 ـ اكيلا نماز ادا كرے تو خشوع پيدا ہوتا ہے، اور مسجد ميں خشوع نہيں ہوتا

سوال

مجھے ايك مشكل درپيش ہے كہ جب ميں باجماعت نماز ادا كروں چاہے امام بنوں يا مقتدى جو اس ميں خشوع بہت قليل ہوتا ہے، ليكن جب ميں انفرادى نماز ادا كروں تو زيادہ خشوع و خضوع پيدا ہوتا ہے.
كيا ميرے ليے انفرادى نماز ادا كرنا جائز ہے، چاہے جماعت ہو رہى ہو يا پھر جماعت شروع ہونے والى ہو ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

ميرے سوال كرنے والے بھائى آپ نے جو كچھ بيان كيا ہے كہ اكيلے نماز ادا كرنے كى صورت ميں آپ كو زيادہ خشوع حاصل ہوتا ہے، جو نماز باجماعت ميں حاصل نہيں ہوتا، يہ ايك شيطانى چال ہے جس سے ہميں اللہ تعالى نے اس فرمان بارى تعالى ميں منع فرمايا ہے:

اور تم شيطان كى راہ پر نہ چلو يقينا وہ تمہارا واضح اور كھلا دشمن ہے البقرة (167).

نماز باجماعت مسجد ميں ادا كرنا واجب ہے، اور شيطان آپ كو عدم خشوع كے شبہ ميں ڈال كر اس واجب سے دور ہٹانا چاہتا ہے، اور آپ كو اكيلے اور انفرادى نماز ادا كرنے كے خوبصورت اور سہانے خواب دكھا رہا ہے كہ ايسا كرنے سے زيادہ خشوع و خضوع پيدا ہوتا ہے.

حقيقت يہ ہے كہ شيطان آپ كو اللہ تعالى كے گھر مسجد اور اپنے مسلمان بھائيوں كے ساتھ مسجد ميں نماز باجماعت ادا كرنے سے دور كر رہا ہے تا كہ آپ اكيلے ہو جائيں.

حالانكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بيان فرمايا ہے كہ نماز باجماعت ترك كرنے والوں پر شيطان غالب آ جاتا ہے، ابو داود كى درج ذيل حسن حديث ميں ہے:

ابو درداء رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو فرماتے ہوئے سنا:

" كسى بستى ميں رہنے والے يا تين باديہ نشينوں ميں نماز باجماعت نہ ہو تو ان پر شيطان غالب ہو جاتا ہے، آپ نماز باجماعت كو لازم كريں، كيونكہ عليحدہ اور دور رہ جانے والى بكرى كو بھيڑيا كھا جاتا ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (547) يہ حديث صحيح الجامع ميں ہے.

زائدہ كہتے ہيں كہ سائب كا كہنا ہے: يعنى نماز باجماعت ميں.

نماز باجماعت كے حكم ميں شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" اللہ عزوجل نے اپنى كتاب عزيز ميں نماز باجماعت ادا كرنے كى عظيم شان بيان كى ہے، اور اللہ كے رسول كريم محمد صلى اللہ عليہ وسلم نے بھى اسے عظيم بيان كيا ہے.

چنانچہ اللہ تعالى نے اس كى محافظت اور نماز باجماعت كا حكم ديتے ہوئے فرمايا:

نمازوں كى محافظت كرو، اور بالخصوص درميان والى نماز كى، اور اللہ تعالى كے ليے باادب كھڑے رہا كرو البقرۃ (238).

نماز باجماعت كى ادائيگى كے وجوب كرنے والے دلائل ميں يہ فرمان بارى تعالى بھى ہے:

اور نماز قائم كرو، اور زكاۃ ادا كرتے رہو، اور ركوع كرنے والوں كے ساتھ ركوع كرو البقرۃ (43).

اس آيت كى ابتدا ميں نماز قائم كرنے كا حكم ديا، اور پھر نمازيوں كے ساتھ نماز ميں شريك ہونے كا حكم ديتے ہوئے فرمايا:

اور ركوع كرنے والوں كے ساتھ ركوع كر.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالى نے خوف اور جنگ كى حالت ميں بھى نماز باجماعت ادا كرنا واجب كيا ہے تو پھر امن كى حالت ميں كيسے ہو گا ؟

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور جب آپ ان ميں ہوں اور ان كے ليے نماز كھڑى كرو تو آپ كے ساتھ ايك گروہ نماز ادا كرے، اور چاہيے كہ وہ اپنا اسلحہ ساتھ ركھيں، اور جب وہ سجدہ كر ليں تو وہ ہٹ كر تمہارے پيچھے آ جائيں، اور پھر وہ گروہ آئے جس نے نماز ادا نہيں كى تو وہ آپ كے ساتھ نماز ادا كرے، اور اپنا بچاؤ اور اسلحہ اپنے ساتھ ركھيں النساء (102).

اگر كسى كو نماز باجماعت ادا نہ كرنے كى رخصت ہوتى تو لڑنے والوں اور جنگ كرنے والوں كے ليے بالاولى اجازت ہونى چاہيے تھى.

صحیحین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے کہ:

" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ نماز کے لیے اذان کا حکم دوں اور پھر کسی شخص کو لوگوں کی امامت کرانے کا حکم دوں اور پھر میں اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو جن کے پاس ایندھن ہو لے کر ان مردوں کے پیچھے جاؤں جو نماز کے لیے نہیں آئے اور انہیں گھروں سمیت جلا کر راکھ کر دوں "

صحیح بخاری (2 / 852) حدیث نمبر (2288) صحیح مسلم حدیث نمبر (1 / 451) حدیث نمبر (651).

اور صحیح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ تعالی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں:

(جسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل اللہ تعالی کو مسلمان ہو کر ملے تو اسے یہ نمازیں وہاں ادا کرنے کا التزام کرنا چاہیے جہاں اذان ہوتی ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تمہاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سنن الھدی مشروع کیں، اور یہ سنن الھدی میں سے ہیں، اگر اپنے گھر میں پیچھے رہنے والے شخص کی طرح تم بھی اپنے گھروں میں نماز ادا کرو تو تم نے اپنے نبی کی سنت کو ترك کر دیا، اور اگر تم اپنے نبی کی سنت ترك کرو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے، جو شخص بھی اچھی طرح وضوء کر کے ان مساجد میں سے کسی ایك مسجد جائے تو ہر قدم کے بدلے اللہ تعالی ایك نیکی لکھتا اور ایك درجہ بلند کرتا، اور اس کی بنا پر ایك برائی کو مٹاتا ہے، ہم نے دیکھا کہ منافق جس کا نفاق معلوم ہوتا وہی اس سے پیچھے رہتا، ایك شخص کو لایا جاتا اور وہ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر آتا اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا)

صحیح مسلم (1 / 453) حدیث نمبر (654).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایك نابینا شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے لانے والا کوئی نہیں جو مجھے مسجد تك لانے میں میری موافقت کرے، کیا آپ مجھے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت دیتے ہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تم اذان سنتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تو پھر آیا کرو "

صحیح مسلم (1 / 452).

اور پھر باجماعت نماز ادا كرنے ميں بہت فوائد ہيں، جن ميں ايك دوسرے سے تعارف، اور نيكى و بھلائى، اور تقوى ميں ايك دوسرے سے تعاون اور ايك دوسرے كو حق كى تلقين اور اس پر صبر كرنے كى تلقين كرنا، اور جاہل كا حصول تعليم، اور اللہ تعالى كے شعار كا اظہار، اور اہل نفاق كو غيض و غضب دلانا، اور ان كى راہ سے دور رہنا.

اس كے ساتھ ساتھ نماز سے پيچھے رہنے والے كا علم ہونا اور پھر اسے نصيحت اور اس كى راہنمائى كرنا كہ وہ اس ميں سستى و كاہلى نہ كرے، يا پھر اگر وہ مريض ہے تو اس كى بيمار پرسى كرنا، اس كے علاوہ بھى كئى ايك فوائد ہيں.

نماز باجماعت سے پيچھے رہنا ـ اللہ اس سے بچا كر ركھے ـ بعض اوقات بالكل ہى نماز ترك كرنے كا باعث بن جاتا ہے، اور يہ تو معلوم ہى ہے كہ نماز ترك كرنا كفر اور گمراہى، اور دائرہ اسلام سے خارج ہونا ہے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے درج ذيل حديث ميں ايسا ہى فرمايا ہے:

جابر بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" بندے اور كفر و شرك كے مابين حد فاصل ترك نماز ہے "

صحيح مسلم (1 / 88) حديث نمبر (82).

اور ايك حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان كچھ اس طرح ہے:

" ہمارے اور ان كے مابين جو عہد ہے وہ نماز ہے، جس نے نماز ترك كى اس نے كفر كيا "

اسے ترمذى نے روايت كيا اور حسن صحيح كہا ہے، ديكھيں صحيح ابن حبان (4 / 305) حديث نمبر (1454). اھـ

ميرے بھائى آپ يہ علم ميں ركھيں كہ يہ ممكن ہى نہيں كہ اللہ تعالى اپنے بندے پر كوئى حكم واجب كريں اور پھر خير و بھلائى كسى اور چيز ميں ہو، اللہ سبحانہ وتعالى نے نماز باجماعت ادا كرنا واجب كيا ہے، لہذا نماز باجماعت ادا كرنا اور اس ميں خشوع اختيار كرنا ضرورى ہے.

ليكن بعض اوقات انسان كى خلوت ميں وہ خشوع حاصل ہوتا ہے جو اسے مسجد ميں حاصل نہيں ہوتا، جيسا كہ بہت سے نمازى قيام الليل ميں محسوس كرتے ہيں، چنانچہ جب وہ اپنے گھر ميں قيام الليل كريں تو انہيں دوران قيام رونا آتا ہے، ليكن جب وہ مسجد ميں ادا كريں تو رونا نہيں آتا، اور يہ مسجد ميں ادائيگى كے منافى نہيں.

مطلوب يہ ہے كہ ہم نماز باجماعت وغيرہ ميں خشوع و خضوع پيدا كرنے والے اسباب اختيار كريں، اور سب نمازيں اس طرح ادا كريں جس طرح اللہ تعالى نے ہميں ادا كرنے كا حكم ديا ہے.

اللہ تعالی ہی زیادہ علم والا ہے، اور وہی بہتر راہ کی راہنمائی کرنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے سردار نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .